جن انسان میں داخل ہوسکتا ہے؟

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

جن کا وجود ایک حقیقت ہے۔ بہ طور مسلمان کوئی شخص اس کا انکار نہیں کرسکتا۔ اسی طرح جن انسانوں کے اندر داخل ہو جاتے ہیں اور ان کو خبطی و دیوانہ بھی بنا دیتے ہیں۔ یہ اہل سنت کے نزدیک اجماعی مسئلہ ہے۔ علمائے اہل سنت نے کئی جگہ اس کی تصریح کی ہے۔ بعض مسائل کا استنباط کیا ہے اور ان لوگوں کا رد بھی کیا ہے، جن کے نظریے میں جن انسان میں دخول نہیں کرسکتا، اہل سنت کے عقیدے پر بہت سے دلائل موجود ہیں۔

قرآنی دلیل:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ﴾ (البقرة: 275)

''سود خور (قبروں سے) ایسے کھڑے ہوں گے، جیسے کسی کو شیطان نے چھو کر خبطی اور دیوانہ بنا دیا ہو۔''

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

أَيْ : لَا يَقُومُونَ مِنْ قُبُورِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الْمَصْرُوعُ حَالَ صَرَعِهِ وَتَخَبُّطَ الشَّيْطَانِ لَهُ .

”یعنی سود خور روز قیامت اپنے قبروں سے ایسے کھڑے ہوں گے، جیسے کوئی آسیب زدہ مدہوشی کے عالم میں کھڑا ہوا اور اسے جنات نے مجنون اور دیوانہ بنا دیا ہو۔“

(تفسير ابن كثير :708/1)

اسی طرح علامہ قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِي هٰذِهِ الْآيَةِ دَلِيلٌ عَلٰى فَسَادِ إِنْكَارِ مَنْ أَنْكَرَ الصَّرْعَ مِنْ جِهَةِ الْجِنِّ، وَزَعَمَ أَنَّهٗ مِنْ فِعْلِ الطَّبَائِعِ، وَأَنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَسْلُكُ فِي الْإِنْسَانِ وَلَا يَكُونُ مِنْهُ مَسٌّ .

”اس آیت میں آسیب زدگی کا انکار کرنے والوں کا رد ہے، جو اسے طبیعت کی خرابی سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ شیطان انسان میں داخل نہیں ہو سکتا اور نہ ہی اسے چھو (کر دیوانہ بنا) سکتا ہے۔“

(تفسير القرطبي : 335/3)

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

① سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ، وَلَهُ ضُرَاطٌ، حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِينَ، فَإِذَا قَضَى النِّدَاءَ أَقْبَلَ .

”جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے، تو شیطان ہوا خارج کرتے ہوئے اتنی دور بھاگتا ہے، جہاں اسے اذان سنائی نہ دے، جب اذان مکمل ہوتی ہے،

تو واپس لوٹ آتا ہے۔''

(صحیح البخاري : 608، صحیح مسلم : 389)

امام ابوعوانہ رحمہ اللہ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

هٰذَا دَلِيلٌ عَلٰى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا أَحَسَّ بِالْغُولِ أَوْ أَشْرَفَ عَلَى الْمَصْرُوعِ، ثُمَّ أَذَّنَ ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ مِنْ ذٰلِكَ .

''یہ حدیث دلیل ہے کہ جب کوئی آدمی جن بھوت محسوس کرے یا کسی ایسے شخص کے قریب ہو، جس میں جن داخل ہو گیا ہو، پھر وہ (اس کے قریب) اذان دے، تو جن بھوت کا اثر جاتا رہے گا۔''

(مستخرج أبي عوانة، تحت الحديث : 977)

② سیدنا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا:

يَا رَسُولَ اللّٰهِ، عَرَضَ لِي شَيْءٌ فِي صَلَوَاتِي حَتّٰى مَا أَدْرِي مَا أُصَلِّي قَالَ : ذَاكَ الشَّيْطَانُ ادْنُهْ فَدَنَوْتُ مِنْهُ، فَجَلَسْتُ عَلٰى صُدُورِ قَدَمَيَّ، قَالَ : فَضَرَبَ صَدْرِي بِيَدِهٖ، وَتَفَلَ فِي فَمِي وَقَالَ : اخْرُجْ عَدُوَّ اللّٰهِ فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ : الْحَقْ بِعَمَلِكَ قَالَ : فَقَالَ عُثْمَانُ : فَلَعَمْرِي مَا أَحْسِبُهٗ خَالَطَنِي بَعْدُ .

''اللہ کے رسول! مجھے نماز میں ایسی حالت کا سامنا ہوتا ہے کہ مجھے یہ بھی نہیں پتہ چلتا کہ میں نے کتنی نماز پڑھی ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جن ہے، آپ

میرے قریب آ ییۓ، میں قریب ہوا اور اپنے پاؤں کے بل بیٹھ گیا۔ نبی کریم ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور میرے منہ میں لعاب ڈالا، نیز فرمایا: اللہ کے دشمن! نکل جا، ایسا تین بار کیا، پھر (مجھے) فرمایا: اپنے عمل کو جاری رکھیں۔ اللہ کی قسم! اس کے بعد میں کبھی جن میرے بدن میں داخل نہیں ہوا۔''

(سنن ابن ماجه : 3548، الأحاد والمثاني لابن أبي عاصم : 1532، مسند الروياني : 1515، وسندهٗ صحيحٌ)

محدث ناصر الدین، البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِي الْحَدِيثِ دَلَالَةٌ صَرِيحَةٌ عَلٰى أَنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَتَلَبَّسُ الْإِنْسَانَ وَيَدْخُلُ فِيهِ وَلَوْ كَانَ مُؤْمِنًا صَالِحًا، وَفِي ذٰلِكَ أَحَادِيثُ كَثِيرَةٌ .

''یہ حدیث واضح دلیل ہے کہ کبھی کبھی جن انسان سے مس کرتا ہے اور اس میں داخل ہو جاتا ہے، اگرچہ وہ صالح مومن ہی ہو۔ اس بارے میں کئی احادیث وارد ہوئی ہیں۔''

(سلسلة الأحاديث الصحيحة، تحت الحديث : 2918)

ائمہ سنت کے آثار:

① امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:

إِنَّ قَوْمًا يَقُولُونَ : إِنَّ الْجِنَّ لَا تَدْخُلُ فِي بَدَنِ الْإِنْسِ، فَقَالَ : يَا بُنَيَّ! يَكْذِبُونَ، هُوَ ذَا يَتَكَلَّم عَلٰى لِسَانِهِ .

''بعض لوگ کہتے ہیں کہ جن انسان کے بدن میں داخل نہیں ہو سکتا، تو امام رحمہ اللہ نے فرمایا: بیٹا! وہ لوگ غلط کہتے ہیں، جن تو انسان کی زبان سے بولتا ہے۔''

(مجموع الفتاوی لابن تیمیة : 12/19، عمدة القاري للعيني :214/21)

② شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وُجُودُ الْجِنِّ ثَابِتٌ بِكِتَابِ اللّٰهِ، وَسُنَّةِ رَسُولِهِ، وَاتِّفَاقِ سَلَفِ الْأُمَّةِ، وَأَئِمَّتِهَا، وَكَذٰلِكَ دُخُولُ الْجِنِّيِّ فِي بَدَنِ الْإِنْسَانِ ثَابِتٌ بِاتِّفَاقِ أَئِمَّةِ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ .

''جنوں کا وجود کتاب وسنت سے ثابت ہے، اس پر اسلاف امت اور ائمہ اہل سنت کا اجماع ہے۔ اسی طرح ائمہ اہل سنت والجماعت کا اتفاق ہے کہ جن انسانی بدن میں داخل ہوسکتا ہے۔''

(الفتاوی الکبریٰ : 12/3، مجموع الفتاوی : 277/24)

③ امام ابوالحسن اشعری رحمہ اللہ اہل سنت کا مذہب ذکر کرتے ہیں:

يَجُوزُ أَنْ يَدْخُلَ الْجِنُّ فِي النَّاسِ .

''جن انسان کے بدن میں داخل ہوسکتا ہے۔''

(مقالات الإسلاميين : 323/2)

④ علامہ سرخسی حنفی کہتے ہیں:

فِي هٰذَا الْحَدِيثِ دَلِيلٌ لِمَذْهَبِ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ فِي أَنَّ الْجِنَّ قَدْ يَتَسَلَّطُونَ عَلٰى بَنِي آدَمَ، وَأَهْلُ

الزَّيْغِ يُنْكِرُونَ ذٰلِكَ .

''اس حدیث میں مذہب اہل سنت والجماعت کی دلیل ہے کہ جنات انسان کے بدن میں گھس جاتے ہیں۔لیکن اہل زیغ اس کا انکار کرتے ہیں۔''

(المبسوط :36/11، حاشية الشلبي : 311/3)